



سوال

(247) واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟ یعنی جس بات کو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے وہ بات تو فرض ہے اور واجب کیا چیز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فرض اور واجب فقہاء رحمۃ اللہ علیہ کے اصطلاحی الفاظ ہیں۔ بعض نے اپنی اصطلاح میں فرض واجب میں فرق کیا ہے اور بعض نے فرق نہیں کیا ہے جن لوگوں نے فرق کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو حکم شرع نے کیا اور اس کے منع ترک پر قطعی دلیل قائم ہے یعنی ایسی دلیل جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے تو وہ فرض ہے تو وہ فرض ہے اور اگر اس پر دلیل ظنی قائم ہے یعنی شبہ ہے تو واجب ہے جیسا کہ توضیح تلویح (ص - 335 - 336 - چھاپہ نولکھور 1288) میں ہے۔ (عبارت توضیح)

فان كان الفعل اولی من المترك مع منعه ای منع المترك بدلیل قطعی فلا یصل فرض و یطینی واجب

(عبارت تلویح)

فالفرض لازم علما و عملا ای یلزم اعتقاد حقیقۃ و العمل بموجبہ لمبوتہ بدلیل قطعی حتی لو انکرہ قولا و اعتقادا و كان كافر او الواجب لا یلزم اعتقاد حقیقۃ لمبوتہ بدلیل ظنی

(توضیح کی عبارت) پس اگر وہ فعل منع کے ساتھ ساتھ ترک سے زیادہ اولی اور بہتر ہو یعنی اس کے منع ترک پر قطعی دلیل قائم ہو تو وہ فرض ہے اور اگر ظنی دلیل قائم ہو تو وہ واجب ہے (عبارت تلویح) پس فرض علم و عمل کے اعتبار سے لازم ہے یعنی اس کی حقیقت کا اعتقاد رکھنا لازم ہے رہا اس کے موجب کے ساتھ عمل تو وہ اس کے قطعی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی بنا پر ہے؟ حتیٰ کہ اگر وہ قولی اور اعتقادی طور پر اس کا انکار کرے گا تو وہ کافر ہو گا رہا واجب تو اس کے حق ہونے کا اعتقاد اس کے ظنی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی وجہ سے لازم نہیں ہے)

منار متن نور الانوار (ص: 164، چھاپہ مصطفائی) میں ہے

فالاول فریضۃ یوحی مالا یسمیٰ زیادہ قولا نقصانا ثبت بدلیل لاشبہ یعنی کالیمان والارکان الاربعہ یوحی اللہ

(پس پہلا فرض ہے اور وہ ہے جو زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ رکھتا ہو۔ ایسی دلیل کے ساتھ ثابت ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو جیسے ایمان اور ارکان اربعہ اس کا حکم لزوم ہے)



جن لوگوں نے فرض اور واجب میں فرق نہیں کیا ہے ان میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جیسا کہ توضیح (ص: 339) چھاپہ مذکورہ) میں ہے

"والس فمى لم يفرق بين الفرض والواجب"

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرض و واجب میں فرق نہیں کیا ہے) تلویح (ص: 11 و 214) چھاپہ مذکورہ) میں ہے

"فالمراد بالواجب ما يشتمل الفرض ايضا لان استعماله بهذا المعنى شائع عندهم كقولهم الركاه واجب وواجب وواجب"

(پس واجب سے مراد یہ ہے جو فرض پر بھی مشتمل ہو کیوں کہ ان کے نزدیک اس کا استعمال اس معنی میں شائع اور عام ہے جیسے ان کا کہنا: زکات واجب ہے اور حج واجب ہے)

حدامہ عنذی والنداء علم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05